از: عباد اللہ فاروقی

شاہ ولی اللہؒ اور رویتِ رسول اللہ ﷺ

حضرت شاہ ولی اللہ ان چند نفوسِ قدسیہ میں سے ہیں جنہیں نہ صرف خواب میں بلکہ بحالت بیداری دیدار سرور دو عالم ﷺ کی دولت نصیب ہوئی۔ اس کا ذکر آپ نے فیوض الحرمین اور بعض دیگر کتب میں کیا ہے۔ حدیث میں ہے کہ:

"جس نے خواب میں مجھے دیکھا وہ بحالت بیداری میرا دیدار ضرور کرے گا۔"[1]

مفسرین اس حدیث کی تفسیر یوں فرماتے ہیں کہ:

"خواب دیکھنے والے کو اس کے خواب کی تصدیق بحالت بیداری ہوجائے گی۔"

اس حدیث کی تفسیر خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو، رویت رسول اللہ ﷺ بحالت بیداری متعدد کتب معتبرہ سے ثابت ہے۔ علامہ انور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا روح مبارک کبھی وجود مثالی کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا ہے، اور کبھی بیداری میں۔[2] اس طرح شیخ الحدیث زکریا فرماتے ہیں کہ صوفیا کا قول ہے کہ سرور کائنات ﷺ کی دونوں طرح زیارت ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کو بعینہٖ ذاتِ اقدس کی زیارت ہوتی ہے۔[3]

بقول علامہ انور شاہ آپ کا روح مبارک اپنے مثالی بدن کے ساتھ رونما ہوا کرتا ہے اور زیارت کبھی بیداری میں اور کبھی نیند کی حالت میں ہوتی ہے وجود مثالی کی تعریف یہ ہے:

مولانا علی اشرف تھانوی فرماتے ہیں:

"کوئی ذات باوجود اپنی حالت وصحت کے کسی دوسری صورت میں ظہور کرے اس کو تمثل کہتے ہیں اور اس دوسری صورت کو مثالی صورت کہتے ہیں۔"[4]

ارشاد ربانی ہے:

فارسلنا الیھا روحنا فتمثل لھا بشرا سویا (سورۃ مریم)

"پھر بھیجا ہم نے اس کے پاس فرشتے کو جو ایک آدمی کی صورت میں سامنے آیا۔"

جبرئیل اس عموماً مثالی صورت میں وحی لاتے رہے، صرف دو مرتبہ اپنی ملکوتی صورت میں آئے۔ وجود مثالی سب کے لئے ثابت ہے نبی کریم ﷺ نے دوسرے انسانوں کو بھی وجود مثالی میں دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

رایت عبدالرحمٰن بن عوف دخل الجنۃ جسواً

"میں نے عبدالرحمٰن بن عوف کو دیکھا کہ وہ جھک کر جنت میں داخل ہوا۔"

امام غزالی فرماتے ہیں کہ یہ گمان نہ کیا جائے کہ یہ بات آپ نے بحالت خواب دیکھی۔ بلکہ یہ واقعہ بیداری کی

---

[1] صحیح مسلم، ابن ماجۃ، ترمذی
[2] فیوض الباری جلد اول
[3] خصائل صفحہ ۳۶
[4] التکشف صفحہ ۱۶

نوٹ: اما غزالی کے ہاں وجود مثالی کا نام وجود حسی ہے جیسا کہ وہ فرماتے ہیں: اما الوجود الحسی فھو ما یتمثل فی القوۃ الباصرۃ من العین مما لا وجود لہ، خارج العین فیکون موجودا فی الحس (فیصل التفرقۃ ۱۳۴-۱۸) یعنی وجود حسی وہ وجود ہے جو آنکھوں میں تو آجاتا ہے مگر خارج میں اس کا وجود نہیں ہوتا۔

حالت میں آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔[1]

صلوٰۃ کسوف کے قصہ میں عبداللہ بن عباس راوی ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے آپ کو دیکھا کہ اسی مقام پر آپ نے کوئی چیز لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا تھا۔ پھر دیکھا آپ پیچھے ہٹ گئے۔ فرمایا میں نے جنت دیکھی تھی تو یہ ارادہ تھا کہ اس میں سے ایک خوشہ لے لوں۔ اگر لے لیتا تو جب تک دنیا رہتی تم اس میں سے کھاتے رہتے۔ (بخاری و مسلم)

امام غزالی فرماتے ہیں جس طرح انبیاء مثالی وجود کا مشاہدہ کرسکتے ہیں بعینہ نفوسِ قدسیہ انبیاء کے مثالی وجود کو مشاہدہ کرسکتے ہیں۔

وهم وار بـاب القلوب فـي لـقفتهم يشاهدون الملائكة وارواح الانبياء ويسمعون ميتهم امواتا ويقبتون منهم فوائد۔[2]

یہ روحانی لوگ اپنے عالمِ بیداری میں فرشتوں اور انبیائے کرام کے ارواح کو دیکھتے ہیں ان کی آوازین سنتے ہیں اور ان سے فوائد حاصل کرتے ہیں۔

حاصل یہ ہے کہ پیغمبر ﷺ کو بحالت خواب یا بحالت بیداری اصل اور مثالی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا خاصہ ہے کہ آپ اپنی روح کو اپنے جسد مبارک میں ظاہر فرماسکتے ہیں جیساکہ حضرت شاہ ولی اللہ نے اپنے مشاہدات میں بیان فرمایا ہے۔

فیوض الحرمین کے مقدمہ میں فرماتے ہیں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں سے یہ نعمت بھی عطا فرمائی کہ مجھے توفیق دی حج بیت اللہ اور زیارت رسول اللہ ﷺ کی ۱۱۴۳ھ میں، اور اس سے بڑھ کر یہ نعمت عطا ہوئی کہ میراج معرفت اور مشاہدہ کے ساتھ ہوا۔

اس کی تفصیل فیوض الحرمین میں یوں فرماتے ہیں:

''اور میں نے بار بار دیکھا آنحضرت ﷺ کو اکثر امور میں اس صورت میں جس میں آپ تھے۔ باوجود میری کمال آرزو تھی کہ روحانیت میں دیکھوں۔ جسمانیت میں نہ دیکھوں۔ مجھ کو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ اپنی روح مبارک کو جسم میں ظاہر فرماتے ہیں۔''

حضرت شاہ ولی اللہ آپ کی روح مقدسہ سے فیض حاصل کرنے کے بھی قائل ہیں۔

روح سے فیض حاصل کرنے کو آویسی طریقہ کہتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ الفوز الکبیر میں فرماتے ہیں میں نے قرآن مجید حضور اکرم ﷺ کی روح پرفتوح سے پڑھا ہے۔ اور میں پہلا آویسی ہوں۔[3]

حضرت شاہ ولی اللہ نے سرور کائنات ﷺ سے بالمشافہ اور عالم خواب میں احادیث سنی۔ بعض کی اصلاح فرمائی جن کو رسالہ کی صورت میں مرتب فرمایا اور اس کا نام درثمین رکھا۔

ملا علی قاری بجا طور پر فرماتے ہیں:

''صحیح بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زیارت کسی حالت میں بھی باطل اور غلط نہیں ہوسکتی۔ اگرچہ آپ اپنی اصل صورت کے علاوہ کسی دوسری صورت میں نظر آئیں اس لئے کہ شکل بھی منجانب اللہ بنائی جاتی ہے۔''[4]

حضرت شاہ ولی اللہ کے علاوہ کئی بزرگوں نے بحالت بیداری آنحضرت ﷺ کی زیارت کی۔ علامہ انور شاہ فرماتے ہیں کہ امام جلال الدین سیوطی نے بائیس مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ کو بحالت بیداری دیکھا اور آپ سے چند احادیث کے بارے میں پوچھا پھر ان کی تصحیح بھی فرمائی اس طرح امام عبدالوہاب شعرانی نے بھی لکھا ہے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی زیارت کی اور آپ کے سامنے صحیح بخاری بھی پڑھی۔ آپ کے ساتھ آٹھ ساتھی بھی تھے جن کے نام امام شعرانی نے بتائے ہیں۔ امام شعرانی نے وہ دعا بھی تحریر فرمائی جو بخاری کے ختم پر پڑھی گئی تھی۔ سید انور شاہ فرماتے ہیں کہ بحالت بیداری آپ کا دیدار ثابت ہے اس کا انکار کرنا جہالت ہے۔ صحیح مسلم کی

---

۱ جواہر الغوالی ۱۳۴ ۲ المنقذ من الضلال

۳ الفوز الکبیر ۴ جمع الوسائل مصنفہ ملا علی قاری جلد دوم ص ۲۹۸

ایک روایت میں تصریح موجود ہے کہ مجھ کو بیداری میں بھی دیکھا جاسکتا ہے۔[1]

(ب) رویت رسول اللہ بحالت خواب:

علامہ عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں سنا کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ جو شخص نبی اکرم ﷺ کی زیارت کا متمنی ہے وہ آپ کی زیارت مدرسہ سیلوفیہ میں شیخ نور الدین شوتی کے ہاں کرسکتا ہے۔ چنانچہ وہاں گیا تو مدرسہ کے پہلے دروازہ پر حضرت ابوہریرۃ کو اور دوسرے دروازے پر مقداد کو اور تیسرے دروازے پر علی کرم اللہ وجہہ کو کھڑا پایا۔ میں نے علی کرم اللہ سے جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ آپ اس کمرہ میں تخت پر جلوہ افروز ہیں میں نے اس جگہ شیخ نور الدین کو بیٹھے ہوئے پایا جب رسول اللہ ﷺ کے متعلق دریافت کیا گیا تو وہ ہنس کر خاموش ہوگئے۔ میں ابھی اس تلاش میں سرگرداں تھا کہ آپ کا روئے مبارک شیخ نور الدین کے چہرے میں ظاہر ہوا، جو سراپا نور بن گیا اور شیخ کا اپنا چہرہ چھپ گیا اور میں نے آپ پر صلوٰۃ وسلام کہی۔ جب صبح ہوئی تو یہ خواب نور الدین شوتی کے سامنے بیان کیا آپ نے بے حد مسرت کا اظہار فرمایا اور کہا اگر یہ خواب درست ہے تو میرا جسد خاکی میری موت کے بعد خراب نہ ہوگا۔ چنانچہ شیخ کی موت کے اکیس ماہ بعد ان کی لاش کو دیکھا گیا جو بالکل صحیح وسلامت تھی۔“[2]

خواب میں سرور دو عالم ﷺ کے جمال جہاں آرا کے دیدار کے متعلق محدثین کے بیانات حسب ذیل ہیں:

مذاہب الدنیا میں مذکور ہے کہ جس نے خواب میں رسول اکرم ﷺ کا دیدار کیا تو اس نے حقیقتاً آپ ہی کا جمال جہاں آرا دیکھا۔ کیونکہ شیطان آپ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا۔

حضرت قتادہؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے یقیناً میرا دیدار کیا کیونکہ میری مشابہت اختیار کرنا شیطان کے بس سے باہر ہے۔ (صحیح مسلم)

حماد بن زید کا بیان ہے کہ جب کوئی شخص ابن سیرین کے پاس آکر دیدار رسالت کا واقعہ بیان کرتا تو اس کی کیفیت دریافت فرماتے۔ اگر دیدار کرنے والا وہ صورت بیان کرتا جس سے ابن سیرین واقف نہ ہوتے تو وہ اس کی تردید فرمادیتے۔[3]

اس کے برعکس ابوہریرۃؓ کی روایت ملاحظہ ہو، جس میں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے خواب میں میرا دیدار کیا تو اس نے یقیناً میرا ہی دیدار کیا کیونکہ میں ہر صورت میں نظر آتا ہوں۔“[4]

قاضی ابوبکر ابن عربی متذکرہ بالا روایت کی (جو بظاہر متناقض معلوم ہوتی ہیں) تطبیق یوں فرماتے ہیں:

> ”سرور دو عالم کو معلومہ صفات کے ساتھ آپ کا دیدار ہونا دراصل ادراک حقیقی ہے اور غیر معلومہ صفات کے ساتھ دیدار کرنا ادراک مثالی ہے۔“[5]

قاضی عیاض امام نووی اور ابن حجر عسقلانی متفق البیان ہیں کہ جس صورت میں بھی کسی نے آپ کا دیدار کیا، وہ آپ ہی کا دیدار ہے۔ علماء تعبیر کا بیان ہے کہ سرور دو عالم کو جس حالت میں بحالت خواب دیکھا جائے۔ اس کی تعبیر دیکھنے والے کے حال کے موافق ہوگی۔ مثلاً جس نے آپ کو بڑھاپے کی شکل میں دیکھا اس کی تعبیر خواب دیکھنے والے کی انتہا سلامتی ہے اور جس نے جوان شکل میں دیکھا تو اس کی تعبیر سخت جنگ۔[6]

---

1. فیض الباری جلد ۱ ص ۲۰۴
2. الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۱۳۶
3. اس روایت کی اسناد صحیح ہیں۔
4. ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
5. ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ مصنف شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ
6. کامل التعبیر میں لکھا ہے کہ:

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم را اگر بخواب بیند از ہمہ غمہا فرح یابد۔ واگر وام دار باشد وامش گذار دہ شود واگر بند ور زندان بود۔ رہائی یابد۔ واگر ترس باشد۔ ایمنے باید۔ واگر درقحط وتنگی بود فراخی یابد وبعضے گفتہ اند ہر کس کہ تو انگر بود درویش شود۔ اوبو ہریرہ رضی اللہ عنہ گفت از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ شنیدم ہر کہ را در خواب دید حق دیدہ باشد کہ: من رانی فقد رای الحق فان الشیطان لا یتمثل بی.
بدرستی وراستی کہ شیطان بصورت من متمثل نشود۔ اگر کسے را درخواب بیند غم واندوہ بوے نرسد۔ عجب ورار کہ تاویل دیدار من بر سعادت آخرت بیشتر باشد۔ اما اگر محمد را ترشروی بخواب بیند دلیل بر سستی دین و آشکار اشدن بدعت دراں دیار بود۔ ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ گوید اگر کسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا نقص بینہ نقصان آں بہ بینندہ باز گردد جعفر صادق رضی اللہ عنہ گوید کہ زیارت پیغمبران درخواب بردہ وجہ بود یکے رحمت دوم نعمت سوم عزت چہارم بزرگی پنجم دولت ششم ظفر ہفتم سعادت ہشتم جمعیت نوم قوت دہم خیر دو جہانی ونیکوئی مردم آں موضع کہ ایں خواب بیند۔ (کامل التعبیر مطبوعہ کریمی پریس بمبئی)

خواب کی حالت میں آپ سے کلام سننے کے بارے میں علماء کا متفقہ فیصلہ یہ ہے کہ اگر آپ کا کلام سنت کے موافق ہو تو وہ درست تسلیم ہوگا، اگر اس کے خلاف ہو تو سننے والے کی سماعت کا قصور تصور ہوگا[1] مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ: لا نبی بعدی. میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ اس کے برعکس اگر کوئی شخص آپ کی زبان مبارک سے کسی کو نبی کہتے سنے تو یہ اس کی سماعت کا قصور یا اس کی قوت متخیلہ کی کارگزاری یا شیطانی دخل اندازی تصور ہوگی۔ اس ضمن میں علامہ انور شاہؒ نے شیخ عبدالحقؒ سے مندرجہ ذیل حکایت نقل فرمائی ہے:

"شیخ علی متقی صاحب کنز العمال (۹۷۵ھ) کے زمانہ میں ایک آدمی نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اس سے فرمارہے ہیں: "اشرب الخمر" (شراب پی) یہ خواب اس نے شیخ علی متقی کے سامنے پیش کردیا۔ حضرت شیخ نے جواب میں فرمایا کہ آپ نے دراصل یوں فرمایا ہے: لا تشرب الخمر (شراب نہ پیا کر) مگر تجھے یہ خواب غلبہ نیند کی وجہ سے یاد نہ رہا۔ کیا تو شراب پیتا ہے؟ اس نے اقرار کیا کہ میں شراب پیتا ہوں۔ تو شیخ نے فرمایا کہ تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے۔"[2]

خلاصہ یہ ہے کہ شرعی احکام کیلئے جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا مجموعہ موجود ہے۔ اس لئے انہی پر عمل کیا جائے اور انہی کے مطابق تعبیر بھی کی جائے گی۔

اس سلسلہ میں علمائے تعبیر نے تعبیر کے جو اصول وضع کئے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھنا بھی ضروری ہے۔ کیونکہ اس کے بغیر خواب کی صحیح تعبیر ناممکن ہوجاتی ہے۔ ان اصول کے مطابق بعض اوقات بعض خوابوں کی تعبیر اُلٹ کی جاتی ہے۔ مثلاً کسی شخص کی موت کا اس کی درازی عمر پر دلالت کرنا وغیرہ۔ کامل التعبیر میں اس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

ابن سیرینؒ گوید کہ بسیار خواب است کہ کسے بیند چہ آں کس سزاوار آں نباشد تاویلش بہ کسے از خویشان اُو باز گردد یعنی بفرزند یا برادر یا پدر۔ وبسیار بود کہ تاویل خواب از مرگِ اُو تا شیر کند ومادریں باب پیش ازیں تقریر عکرمہؓ بن ابوجہل کردہ ایم کہ پدر خواب دید تاویل آں بر پسر رسید چنانکہ کودک نابالغ چوں خواب بیند بر پدر بازگردد۔ پس معبر اصول ایں چیز ہا دانستہ باشد برو ہیچ مشکل نہ بود۔ جعفر صادق گوید بسیار خواب است کہ بینند در اضعب وسہمگیں نماید۔ تاویلش بخلاف باشد چنانکہ اندوہ وبیم وتاویلش شادی وخری باشد قولہ تعالیٰ: ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا.

وگریختن از بیم پادشاہ ودشمن و ودان وآنچہ بدیں ماند دلیل کند کہ خداوند خواب در امان وزنہار خدائے تعالیٰ باشد قولہ ففرو الی اللہ انی لکم منہ نذیراً مبین.[3]

حاصل تحریر یہ ہے کہ سرورِ کائنات کی خواب یا بیداری کی حالت میں زیارت ہونا خوش بختی کی دلیل ہے۔ تاہم خوابوں کی تعبیر اصول تعبیر کے مطابق ہونی چاہئے۔

امام شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم المرتبت ہستی کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں باریاب ہونا، بحالتِ بیداری ان کی زیارت سے مشرف ہونا اور روحانی فیض سے مالامال ہونا یقیناً آپ کے علو مدارج، خوش بختی و روشن ضمیری پر دلالت کرتا ہے۔ کم لوگ ایسے ہیں جنہیں اس دولت سے سرفراز کیا گیا ہے۔ شاہ صاحب کی ساری زندگی عشق رسول کی سچی تصویر ہے۔ آپ کی حیاتِ طیبہ آنے والی نسلوں کیلئے یقیناً مشعلِ راہ ہے۔

بر زمینے کہ نشانِ کفِ پائے تو بود
سالہا سجدہ صاحب نظراں خواہد بود (حافظ)

---

۱ ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ مصنفہ شیخ عبدالحق دہلویؒ
۲ فیض الباری مصنفہ علامہ انور شاہ جلد۱ صفحہ ۲۰۳
۳ کامل التعبیر ص۸